كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

شجرہ ہائے طریقت



مؤلف: شیخ الحدیث

علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ، لاہور

شجرہ ہائے طریقت

تذکرہ مرشد گرامی مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ
ابوالبرکات سید احمد قادری قدس سرہ

○ سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ ○ سلسلۂ عالیہ قادریہ جلالیہ اشرفیہ (نثر)
○ شجرہ قادریہ اشرفیہ (منظوم) ○ شجرہ چشتیہ نظامیہ اشرفیہ (منظوم)
○ شجرہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ (نثر) ○ اسباق سلسلۂ عالیہ قادریہ
○ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی خاص اصطلاحات اور طریقۂ سلوک

ترتیب:

سالک راہ شریعت و طریقت **محمد عبد الحکیم شرف قادری**

ملنے کا پتا

مکتبہ قادریہ

برکاتی منزل لاہور فون# 5434721

نام کتاب ------- شجرہ ہائے مبارکہ

ترتیب --------- سالک راہِ شریعت و طریقت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

صفحات --------64

اشاعت---------صفر 1424ھ/2003ء

باہتمام---------حافظ نثار احمد قادری

ناشر ----------- مکتبہ قادریہ، لاہور

ہدیہ -------------=/ 21

ملنے کا پتا

✿ **مکتبہ قادریہ** (محی الدین منزل) داتا دربار مارکیٹ

لاہور فون 7226193

✿ **برکاتی منزل**، نزد ریلم سکول، چمن زار سٹریٹ

لالہ زار فیز ٹو، رائیونڈ روڈ، لاہور فون نمبر 5434721

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرشد کریم رحمہ اللہ تعالیٰ

مشہور عالم، بلند پایہ فاضل، عظیم محدث، سراج اہل تقویٰ، امام اہل سنت مفتیِ اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری ابن محدث جلیل سید ابو محمد محمد دیدار علی الوری (م ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء) شہر الور، ہندوستان کے محلہ نواب پورہ میں ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۶ء میں پیدا ہوئے، آپ کا سلسلۂ نسب اہل بیت کرام میں سے حضرت امام سید علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے، آپ کے آباء کرام مشہد سے نقل مکانی کر کے ہندوستان تشریف لائے اور الور میں قیام پذیر ہوئے[1]

آپ نے قرآن پاک الور میں حافظ عبدالحکیم، حافظ عبدالعزیز اور حافظ قادر علی رحمہم اللہ تعالیٰ سے پڑھا، صرف و نحو کی ابتدائی کتابیں مولانا سید ظہور اللہ ملتانی سے پڑھیں، درس نظامی کی اکثر و بیشتر کتابیں اپنے والد ماجد سے پڑھیں، پھر مراد آباد جا کر تحریک پاکستان کے نامور قائد، صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا، اور ان سے قاضی مبارک، حمد اللہ، الافق المبین، صدرا، شرح عقائد، اور کتب طب کے علاوہ صحاح ستہ کا درس لیا اور ۱۳۳۷ھ/۱۹۱۹ء میں سند فراغت حاصل کی۔[2] اس کے علاوہ سید صاحب نے اپنے والد ماجد سے بھی دورۂ حدیث کیا۔

---

۱ محمود احمد رضوی، علامہ سید: سیدی ابوالبرکات، ص ۱۲

۲ محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علمائے اہل سنت، ص ۳۹

اسی سال اپنے والد ماجد کے ہمراہ بریلی شریف حاضر ہوئے، امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کے والد ماجد کو سلسلۂ عالیہ قادریہ میں اجازت وخلافت کے ساتھ قرآن وحدیث، فقہ، تمام علوم دینیہ اور اوراد واشغال کی اجازت اپنے ہاتھ سے لکھ کر دی، اس سند کے دو حصے راقم کی تالیف ''تذکرہ اکابر اہل سنت'' ص ۴۵۔۱۴۴ پر دیکھے جاسکتے ہیں درمیان والا حصہ محفوظ نہ رہ سکا، کچھ عرصہ بریلی شریف رہ کر امام احمد رضا سے فتویٰ نویسی کی تربیت حاصل کی، یہی وجہ ہے کہ انداز تحریر میں امام احمد رضا کے ساتھ بہت مشابہت پائی جاتی ہے۔ آپ شبیہ غوث اعظم حضرت شاہ سید علی حسین اشرفی کچھوچھوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت تھے۔ سید صاحب کو سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز سے والہانہ محبت وعقیدت تھی، اس لئے ہمیشہ اس طرح دستخط کیا کرتے تھے۔ ''فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد غفرلہ'' [1]

آپ کے والد ماجد آگرہ کی جامع مسجد میں خطیب تھے اور جب وہ ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء میں لاہور آگئے تو سید صاحب ان کی جگہ آگرہ میں خطیب مقرر ہوگئے، اسی دور میں ہندوستان میں تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات ایسی سیاسی تحریکیں چلائی گئیں، مسلمان کہلانے والے بہت سے علماء اور زعماء نے ہندوؤں کے ساتھ گٹھ جوڑ کرلیا، گاندھی ایسے مشرک کو اپنا قائد تسلیم کرلیا اور ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے گائے کی قربانی کی ممانعت کے فتوے جاری کئے، اس وقت دیگر علماء اہل سنت کی طرح حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری نے ایسے لیڈروں کی مخالفت کی اور اعلان کیا کہ مسلمانوں کے لئے کسی

۱۔ اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: تذکرہ علماء اہل سنت وجماعت، لاہور ص ۳۲۲

طرح بھی مشرک سے اتحاد اور محبت جائز نہیں ہے خواہ وہ عیسائی ہوں یا ہندو [1] ــــــ اور یہ بھی اعلان کیا کہ مسلمان ایک قوم ہیں اور غیر مسلم الگ قوم ہیں، یہی وہ بنیادی ''دوقومی نظریہ'' ہے جس کی بنا پر پاکستان دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا۔

حضرت سید صاحب ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء میں لاہور تشریف لائے اور جامع مسجد وزیر خاں میں مدرس مقرر ہوئے، جلد ہی آپ کے علم وفضل کا شہرہ دور دراز تک پہنچ گیا اور طلبہ کھنچے ہوئے آپ کے پاس آنے لگے، آپ تمام علوم میں ید طولیٰ رکھتے تھے، اور طلبہ کے سوالات سے تنگ دل نہیں ہوتے تھے، بلکہ دلائل وبراہین پر مبنی عالمانہ جوابات سے انہیں مطمئن کرتے تھے، آپ فقیہ جلیل اور مفتی اعظم پاکستان تھے، آپ نے تمام زندگی مذہب حنفی کے مطابق فتویٰ دیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو عوام وخواص میں بے مثال مقبولیت عطا فرمائی تھی، بڑے بڑے علماء وفضلاء کی گردنیں آپ کے فتوے کے سامنے خم ہوجاتی تھیں، معاصر علماء ومشائخ جس قدر آپ کا احترام کرتے تھے میں نے کسی دوسرے عالم کا احترام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت سید صاحب کو تمام مروجہ علوم اور خاص طور پر حدیث، تفسیر اور فقہ میں مہارت حاصل تھی، آپ نے نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک حدیث شریف کا درس دیا، آپ کے والد ماجد شیخ المحدثین مولانا علامہ سید محمد دیدار علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے دہلی دروازہ، لاہور میں ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء میں دارالعلوم انجمن حزب الاحناف قائم کیا، جہاں سے ہزاروں تشنگان علوم سیراب ہوئے، ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء میں ان کی رحلت کے بعد سید صاحب دارالعلوم کے مہتمم اور

۱۔ محمود احمد رضوی، علامہ سید: سیدی ابوالبرکات ص ۱۹۔۱۸

شیخ الحدیث بنے اور آخر عمر تک درس حدیث دیتے رہے۔[1]

ان کے دریائے علم سے بہت سے مشہور محدثین، فقہاء اور خطباء سیراب ہوئے، چند مشاہیر کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) علامہ سید محمود احمد رضوی، شارح بخاری (فرزند ارجمند)

(۲) مولانا علامہ محمد مہر الدین جماعتی، شارح مختصر المعانی۔

(۳) سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر سیالکوٹی مدظلہ العالی۔

(۴) مشہور نعت گو شاعر اور ادیب مولانا حافظ مظہر الدین۔

(۵) خطیب پاکستان مولانا غلام الدین (انجمن شیڈ، لاہور)

(۶) شیخ القرآن مولانا علامہ غلام علی اوکاڑوی۔

(۷) فقیہ اعظم مولانا محمد نور اللہ نعیمی بصیر پوری۔

(۸) مولانا علامہ تازہ گل کابلی۔

(۹) شیخ الحدیث مولانا علامہ مفتی محمد عبداللہ قصوری۔

(۱۰) شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عالم سیالکوٹی ۔ رحمہم اللہ تعالیٰ

(۱۱) شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور / شیخوپورہ۔

(۱۲) حضرت مولانا غلام حمید الدین مدظلہ سجادہ نشین معظم آباد شریف ضلع سرگودھا۔[2]

سید صاحب کے اکثر اوقات اسلام کی تبلیغ اور علوم دینیہ کی تدریس میں صرف ہوتے تھے، اس کے باوجود آپ نے چند تصانیف یادگار چھوڑی ہیں:

۱۔ محمد رضاء المصطفےٰ چشتی: مخزن برکات، ص ۱۷۔۱۴

۲۔ اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت، لاہور ص ۳۲۲

(۱) دبوس المقلدین (۲) مناظرہ تکون (۳) الفتح المبین

(۴) ضیاء القنادیل۔ (۵) مناظرہ ترن تارن (۶) وہابیوں کی کہانی

(۷) کثیر التعداد فتاویٰ جن کی ابھی تک تدوین و ترتیب نہیں ہوئی۔[1]

ان کے علاوہ تمہید ابوشکور سالمی کا اردو ترجمہ کیا جو ابھی تک شائع نہیں ہوا، تقریباً پونے چار ماہ کے فتاویٰ حضرت مولانا صاحبزادہ محمد عبدالسلام صاحب (جہلم) نے مرتب کیے ہیں اور امید ہے کہ عنقریب چھپ جائیں گے۔

علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری اسلام اور احکام اسلامیہ کے بارے میں بڑے ہی غیور واقع ہوئے تھے، ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۶ء میں آل سعود اور آل شیخ کا حرمین شریفین پر قبضہ ہوا، انہوں نے صحابہ کرام اور تابعین کے مزارات کے گنبد گرادیے، مزارات منہدم کردیے اور سلف صالحین کے یادگار آثار کو مٹا دیا تو دیگر علماء اہل سنت کی طرح سید صاحب نے بھی ان کا ردّ بلیغ کیا اور ان کے خلاف آواز اٹھائی اور ضیاء القنادیل، وھابیوں کی کہانی اور قبہ جات کی شرعی حیثیت ایسے مقالات لکھے اور شائع کیے۔

۱۳۴۸ھ/۱۹۳۰ء میں حکومت برطانیہ نے کم عمر بچوں کے نکاح کی ممانعت کے بارے میں ''ساردا ایکٹ'' کے نام سے قانون نافذ کرنا چاہا تو علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری نے اس کے خلاف آواز اٹھائی اور ایک کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت اس سے پہلے بھی کئی قوانین اسلام کے منافی نافذ کرچکی ہے اور اب کم عمر بچوں کے نکاح کی ممانعت کا قانون نافذ کرنا چاہتی ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ آہستہ آہستہ اسلام کے قوانین ختم کردے

۱۔ محمد صدیق ہزاروی، مولانا: تعارف علمائے اہل سنت، ص ۲۴

جائیں، آپ علماء کے ایک وفد کے ہمراہ دہلی گئے اور قائداعظم محمد علی جناح اور ممبران پارلیمنٹ سے ملاقات کر کے ان کے سامنے حقیقت حال واضح کی اور اس وقت تک آرام سے نہ بیٹھے جب تک حکومت اس قانون کے نافذ کرنے سے باز نہیں آگئی۔[1]

۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء میں اپنے برادر اکبر غازی کشمیر علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اور امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری کی معیت میں مسجد شہید گنج سکھوں کے ہاتھوں سے واگزار کرانے کی تحریک میں شامل رہے۔[2] قیام پاکستان کے سلسلے میں ان کی خدمات عظیم اور قابل قدر ہیں۔[3]

تحریک پاکستان کی فیصلہ کن حمایت کے لئے علماء و مشائخ اہل سنت کے اتفاق سے بنارس میں ۲۴ سے ۲۷ جمادی الاولیٰ تک مطابق ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء آل انڈیا سنی کانفرنس کا تاریخی اجلاس منعقد ہوا جو قیام پاکستان کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے، اس میں اہل سنت و جماعت کے دو ہزار سے زیادہ جلیل القدر علماء و مشائخ شامل ہوئے، اس کانفرنس نے بالاتفاق نہ صرف تحریک پاکستان کی حمایت کی، بلکہ اسے کامیاب بنانے کا عہد بھی کیا، آل انڈیا سنی کانفرنس تنظیم کے روح رواں صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی سید صاحب کے استاذ تھے، سید صاحب علماء پنجاب کے ایک وفد کے ہمراہ اس تاریخی کانفرنس میں شریک ہوئے، پاکستان میں قائم ہونے والی

۱۔ محمود احمد رضوی، علامہ سید: سیدی ابوالبرکات ص ۳۵۔۳۰

۲۔ ایضاً: ص ۳۵

۳۔ اردو جامع انسائیکلوپیڈیا: ج ۲ ص ۵۴

اسلامی حکومت کے راہ عمل کی وضاحت کرنے کے لئے علماء کا ایک بورڈ مقرر کیا گیا، سید صاحب اس بورڈ کے بھی ممبر تھے۔(۱)

مختصر یہ کہ سید صاحب نے تدریس، افتاء اور تبلیغ کی شبانہ روز مصروفیات کے باوجود ہر قومی اور اسلامی تحریک میں حصہ لیا، ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں شریک ہوئے، آپ کے بڑے بھائی علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری تو تحریک کے قائد اور صدر تھے، حکومت کی طرف سے لاؤڈ سپیکر پر پابندی کے باوجود سید صاحب دہلی دروازے کے اندر حزب الاحناف کی مسجد میں روزانہ نماز فجر کے بعد لاؤڈ سپیکر پر درس دیا کرتے تھے اور ختم نبوت کے موضوع پر خطاب فرمایا کرتے تھے، قادیانیوں پر عالمانہ انداز میں رد کرتے اور ان کے اعتراضات کے جوابات دیتے تھے۔[2]

امام اہل سنت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری اشرفی عابد و زاہد، دینی معاملات میں چٹان کی طرح مضبوط اور علماء و عوام کے مرجع تھے۔[3] ۲۰ شوال بروز اتوار سن ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء دار فانی سے دار بقا کی طرف رخصت ہوئے، وقت رحلت فقیر دیگر علماء اور عقیدت مندوں کے ہمراہ آپ کے سرہانے حاضر تھا، راقم کو ایک دفعہ سورۂ یٰسین سنانے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ آپ کی آنکھیں بند تھیں، محویت کا عالم طاری تھا، اسی حالت میں دنیا سے رخصت ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، کوئی بے چینی تھی اور نہ ہی اضطراب۔ حضرت داتا

۱۔ محمود احمد رضوی، علامہ سید: سیدی ابوالبرکات ص ۴۴۔۴۳

۲۔ نوائے انجمن: شمارہ مئی، جون ۱۹۹۰ء، ص ۱۰

۳۔ غلام مہر علی، علامہ مولانا: الیواقیت المہریہ ص ۱۹

گنج بخش سید علی ہجویری قدس سرہٗ کے زیر سایہ واقع دار العلوم حزب الاحناف میں آپ کا مزار شریف ہے۔[1] جس پر عظیم الشان گنبد تعمیر ہو چکا ہے، آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی، شارح بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی آپ کے ساتھ ہی محو استراحت ہیں۔

سید صاحب کے پوتے جناب سید فواد اشرف صاحب ہر جمعرات کو عصر سے مغرب تک آپ کے مزار شریف کے پاس ختم غوثیہ اور لنگر تقسیم کرنے کا اہتمام کرتے ہیں، جس میں سید صاحب کے چھوٹے صاحبزادے حضرت مولانا سید مسعود احمد اشرفی مدظلہ العالی بھی شرکت فرماتے ہیں۔ سید صاحب کے دوسرے پوتے جناب سید مصطفیٰ اشرف رضوی صاحب فاضل تنظیم المدارس، دار العلوم حزب الاحناف کے ناظم بھی ہیں اور مکتبہ رضوان کے نگران بھی۔

سید صاحب کے پوتے اور سید مسعود احمد رضوی کے صاحبزادے سید نثار اشرف رضوی فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور نے دہلی دروازے کے اندر واقع قدیم حزب الاحناف کا احیا کیا ہے اور وہاں درس نظامی کی کلاسیں بھی جاری کی ہیں، علاوہ ازیں مسجد وزیر خان میں جمعہ بھی پڑھاتے ہیں۔

راقم کی بیعت

فقیر قادری دار العلوم اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور ہزارہ میں صدر مدرس تھا، مجھے شوق پیدا ہوا کہ کسی مرشد کامل کے ہاتھ پر بیعت کی جائے، سوچ بچار

[1] یہاں تک اس عربی مقالے کا ترجمہ ہے جو راقم نے عمان سے شائع ہونے والے دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) کے لئے چند سال پہلے لکھا تھا اور یہ مقالہ اس میں شائع بھی ہو گیا البتہ ترجمہ کرتے وقت چند جملوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ۱۲ اشرف قادری

کے بعد نگاہ انتخاب سید صاحب پر ٹھہر گئی جو علم و عمل کا پیکر جمیل اور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کے خلیفہ بھی تھے، چنانچہ لاہور حاضر ہو کر بیعت کی درخواست کی تو فرمایا: پرسوں آنا (مشائخ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ فوراً بیعت نہیں کرتے تھے تاکہ معلوم ہو جائے کہ طلب صادق ہے یا نہیں؟) راقم آپ کی نوازشات کی بنا پر آپ کی بارگاہ میں بے تکلف تھا، اس لئے عرض کیا کہ جناب مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی کافر کلمہ پڑھنا چاہے تو اسے فوراً کلمہ پڑھا دینا چاہیے، تاخیر نہیں کرنی چاہیے اور آپ فرماتے ہیں پرسوں آنا، فرمانے لگے: لاحول ولا قوۃ! اس کا کیا مطلب؟ میں نے عرض کیا کہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کرنا چاہتا ہوں اور آپ فرماتے ہیں پرسوں آنا، فرمانے لگے: اچھا پھر آؤ اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت کر لیا، یہ ۱۶ محرم مطابق ۲۵/ مارچ ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء کی بات ہے۔

ایک دفعہ عرض کیا کہ مجھے تفسیر میزان الادیان عنایت فرمائیں، فرمایا: سامنے الماری میں ہے وہاں سے لے لو، دو جلدوں کی یہ کتاب لے کر حاضر ہوا اور پوچھا کہ اس کا ہدیہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ آپ کی نذر ہے، میں آج بھی یہ سوچ کر شرمندہ ہو جاتا ہوں کہ اتنے بڑے آدمی نے اتنے حقیر آدمی کو یہ کیا کہہ دیا؟ ممکن ہے یہ میرے حافظے کی کمزوری ہو اور آپ نے کچھ دوسرے الفاظ فرمائے ہوں۔

اسی طرح ایک دفعہ عرض کیا کہ مجھے حدیث شریف کی سند عطا فرمائیں، اس کے ساتھ ہی میں نے ترمذی شریف کی چند حدیثیں پڑھ کر آپ کو سنائیں، آپ نے بہت ہی کرم فرمایا کہ مجھے سند عطا فرما دی اور اس پر اپنے قلم

سے راقم کا نام اس طرح لکھا:

اخی فی اللہ محمد عبدالحکیم ابن مولنا اللہ دتہ صاحب لاہور

حالانکہ سید صاحب کا سند دینے کے سلسلے میں معیار بہت سخت تھا، حضرت مولانا قاضی محمد مظفر اقبال رضوی مدظلہ العالی ناظم تعلیم جامعہ نعمانیہ، لاہور کا بیان ہے کہ سید صاحب جب دہلی دروازے میں ہوتے تھے تو دورۂ حدیث پڑھنے والوں کو سند تو دے دیتے تھے، لیکن اس پر فوری طور پر دستخط نہیں کرتے تھے، بلکہ دو تین سال کے بعد دستخط کرتے تھے، بجایہ کہ مجھ ایسے کم علم اور کم فہم کو اسی وقت دستخط کر کے اور مہر لگا کر سند عطا کر دی۔ اسی طرح آپ نے فقیر کی درخواست پر دلائل الخیرات شریف کی اجازت بھی عنایت فرمائی تھی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ و رضی عنہ

عجیب تواضع اور انکساری

طریقت کے شجروں میں مشائخ کے نام اس طرح نظم کیے جاتے ہیں کہ ان کے وسیلے سے دعا مانگی جاتی ہے، جو پیر طریقت اپنے مریدین کو دینے کے لئے شجرہ شائع کرتے ہیں وہ اپنا نام اس انداز میں نظم کرتے ہیں کہ مریدین ان کے وسیلے سے دعا مانگیں، لیکن سید صاحب نے باوجودیکہ روحانی اعتبار سے بلند مقام پر فائز تھے اور پاکستان کے مفتی اعظم تھے، بڑے بڑے علماء ان کے حضور دوزانو ہو کر بیٹھتے تھے، اپنا نام بالکل مختلف انداز میں شامل شجرہ کیا، ملاحظہ ہو، شجرہ قادریہ برکاتیہ کا ایک شعر یہ ہے:

یاالٰہی سید احمد کو کر اپنا غلام
کر کرم اُس پر نبی الانبیاء کے واسطے

یعنی اپنے مریدوں کو یہ سبق نہیں سکھایا کہ میرے وسیلے سے دعا مانگو، بلکہ یہ راہ دکھلائی کہ میرے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فرمانبردار بندوں میں شامل فرمالے اور مجھ پر کرم کرے، پھر ''کر کرم اُن پر'' نہیں کہا، بلکہ ''اس پر'' فرمایا، اس سے اُن کی انکساری کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ راقم نے اس کی جگہ ایک دوسرا شعر تجویز کیا ہے اور چار اشعار مزید شامل کئے ہیں:

یاالٰہی ختم فرما کفر کی طغیانیاں
سید احمد سراج الاتقیا کے واسطے

یاالٰہی رحم فرما عالم اسلام پر
ہر ''رحمانی میاں''[1] پیر ہدیٰ کے واسطے

یاالٰہی سنیت پر پختگی کر دے عطا
حضرت سید امین[2] مہ لقا کے واسطے

مولوی عبدالحکیم قادری کو دے اماں
سید عالم محمد مصطفےٰ کے واسطے

میرے مولا دے شرف کو نعمتیں دارین کی
سید کونین ختم الانبیا کے واسطے

سلسلۂ عالیہ قادریہ جلالیہ اشرفیہ میں تمام بزرگوں کے نام سے پہلے ہے ''الٰہی بحرمت'' لیکن سید صاحب نے اپنا نام اس طرح لکھا: ''الٰہی بہ عجز و نیاز فقیر سید ابوالبرکات سید احمد غفرلہٗ'' ''شجرۂ قادریہ اشرفیہ'' اور ''چشتیہ اشرفیہ منظوم'' کے آخر میں اپنا نام اس طرح شامل کیا ہے:۔

''بہ خستگی سید احمد اے خالق چرخ بریں مددے''

''شجرہ طیبہ قادریہ'' نثر کے آخر میں ہے ''الٰہی بحرمت ایشاں فقیر

1۔ حضرت مولانا ریحان رضا خاں قادری رحمہ اللہ تعالیٰ سابق سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف ۱۲

2۔ حضرت پیر طریقت مولانا سید محمد امین میاں قادری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ مارہرہ مقدسہ و پروفیسر علی گڑھ یونیورسٹی ۱۲

ابوالبرکات سید احمد را از مقبولانِ خویش گرداں'' اے اللہ! ان بزرگوں کے طفیل فقیر ابوالبرکات سید احمد کو اپنے مقبول بندوں میں سے بنالے، اللہ اکبر! کیا عجز وانکسار ہے؟ یہ ان کی عظمت ہے کہ ایک دنیا ان کی بڑائی کو مانتی ہے، اس کے باوجود وہ نہ تو احساسِ برتری کا شکار ہوئے اور نہ ہی انہیں اپنے بڑا ہونے کا ڈھنڈورا پیٹنا پڑا، سچ ہے کہ ''مُشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید'' کستوری کی عطر بیزی خود اس کے وجود کی نشاندہی کرتی ہے، عطار کو بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ''نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمین'' میوے سے بھری ہوئی ٹہنی اپنا سر زمین پر رکھ دیتی ہے۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے اور، یہی رنگ تصوف ہے۔

کرامت

مولانا سید حمد اللہ جان افغانی مدظلہ جو صرف اور نحو کے متبحر فاضل ہیں اور اٹھارہ سال حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ العزیز کے مزار شریف پر مقیم رہ کر علوم دینیہ کے طلباء کو فیض یاب فرماتے رہے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ڈیرہ اسماعیل خان کے مولانا علامہ محمد جان صابر رحمہ اللہ تعالیٰ قبلہ سید صاحب سے دہلی دروازے کے اندر واقع حزب الاحناف میں دورۂ حدیث پڑھتے تھے (یہ سن ۳۱۔۱۹۳۰ء کی بات ہے) سید صاحب نے ایک دفعہ فرمایا کہ جس طالب علم کو دورۂ حدیث پڑھتے ہوئے سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دورۂ حدیث مقبول نہیں ہے، حدیث شریف پڑھتے ہوئے سات آٹھ ماہ گزر گئے، لیکن مولانا صابر کو یہ سعادت میسر نہ ہوئی۔

ایک دن مولانا صابر دوپہر کے وقت اسباق سے فارغ ہو کر اپنے کمرے میں گئے جو سید صاحب قبلہ کے کمرے سے بلند تھا، وہاں بیٹھ کر اپنی شومیٔ قسمت پر روتے رہے، روتے روتے سو گئے اور اچانک قسمت بیدار ہو گئی، جانِ جہاں، شاہِ رسولاں ﷺ نے اپنے محب کو شرفِ دیدار سے مشرف فرمادیا، ادھر سید صاحب قبلہ نے نیچے سے آواز دی مولانا صابر! — زیارت ہو گئی؟ مبارک ہو۔ عرض کیا جی ہاں! سرکار نے کرم فرمادیا ہے۔

اجازت و خلافت

فقیر قادری کو متعدد اربابِ طریقت نے اجازت اور خلافت عنایت کی جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

۱۔ حضرت پیرِ طریقت مولانا علامہ محمد ریحان رضا خاں المعروف بہ ''رحمانی میاں'' ابن مفسرِ اعظم ہند مولانا علامہ محمد ابراہیم رضا خاں رحمہما اللہ تعالیٰ نے ۵ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ کو مجھے سلسلۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں اجازت دی، انہیں ان کے جدِ امجد حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں اور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں نے اجازت دی، انہیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے اجازت دی، رحمہم اللہ تعالیٰ۔ حضرت رحمانی میاں ہی کے حوالے سے راقم نے شجرۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے آخر میں ایک شعر کا اضافہ کیا ہے۔

یاالٰہی رحم فرما عالمِ اسلام پر بہر ''رحمانی میاں'' پیرِ ہدیٰ کے واسطے

۲۔ صاحب الفضیلۃ والارشاد حضرت علامہ مولانا فضل الرحمٰن مدنی[1] رحمہ اللہ

---

[1] ۲۵ رشوال مطابق ۳۰ دسمبر ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء بروز پیر مدینہ منورہ میں رحلت فرما کر جنت البقیع میں محو استراحت ہوئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رحمہ اللہ تعالیٰ ورضی عنہ ۱۲

تعالیٰ نے سلسلۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ میں اجازت دی، انہیں ان کے والد ماجد ضیائے مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی سے اجازت تھی اور وہ امام احمد رضا بریلوی کے خلیفہ تھے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ

۳۔ مرشد طریقت، امین ملت، حضرت سید محمد امین میاں قادری برکاتی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ، مارہرہ شریف (انڈیا) و پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے ۱۴۲۱ھ میں راقم کو سلسلۂ قادریہ برکاتیہ اور سلسلہ چشتیہ قدیمہ کی اجازت دی، انہیں ان کے والد ماجد حضرت مولانا سید مصطفیٰ حسن ''حیدر میاں'' رحمہ اللہ تعالیٰ نے خلافت واجازت عطا کی۔

۴۔ مولانا سید احمد علی رضوی سجادہ نشین اجمیر شریف نے راقم کو اجازت دی انہیں حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں نے اجازت دی۔

۵۔ پیر طریقت حضرت مولانا ابو محمد سید احمد اشرف شاہ الاشرفی الجیلانی سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد، فردوس کالونی، کراچی نے ۱۲ ر رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ کو سلاسل اشرفیہ کی اجازت عطا فرمائی۔ انہیں کئی طریقوں میں اپنے والد ماجد عارف جلیل ابو مخدوم حضرت شاہ سید محمد طاہر اشرفی جیلانی سے اور انہیں شبیہ غوث اعلیٰ حضرت شاہ علی حسین اشرفی جیلانی سے اجازت حاصل تھی۔

۶۔ شیخ المشائخ، بقیۃ السلف مرشد کامل حضرت خواجہ محمد صادق نقشبندی مجددی سلطانی مدظلہ العالی آستانہ عالیہ جامع مسجد الفردوس، گلہار شریف، کوٹلی آزاد کشمیر نے فقیر کو اوراد فتحیہ اور دلائل الخیرات شریف پڑھنے کی

اجازت عطا فرمائی۔

۷۔ حضرت صاحبزادہ سید مسعود احمد رضوی اشرفی مدظلہ نے ۲۴ ر شعبان ۱۴۲۳ھ بروز جمعرات راقم کو سلسلۂ عالیہ اشرفیہ اور نقشبندیہ کی اجازت دی جیسے انہیں ان کے والد و مرشد مفتیِ اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اجازت عطا فرمائی۔

۸۔ رضویات کے بین الاقوامی محقق پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ نے سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کی اجازت دی، انہیں حضرت علامہ مفتی محمود احمد الوری رحمہ اللہ تعالیٰ (حیدرآباد) نے اجازت دی۔

۹۔ پیر طریقت حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول رضوی مدظلہ العالی نے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ اور سلسلۂ عالیہ چشتیہ کی اجازت دی جس طرح انہیں ان کے والد و مرشد محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اجازت دی۔

۱۰۔ فقیہ اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''النور والبہاء فی اسانید الحدیث وسلاسل الاولیاء'' میں مذکور تمام سلاسل کی اجازت عطا فرمائی، انہیں حضرت صدر الشریعۃ مولانا امجد علی اعظمی (مصنف بہار شریعت) حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں اور احسن العلماء حضرت مولانا سید مصطفیٰ حسن (حیدر میاں) صاحب سجادہ مارہرہ شریف (رحمہم اللہ تعالیٰ) سے اجازت حاصل تھی۔

۱۱۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین نقشبندی مدظلہ العالی مہتمم جامعہ امینیہ

رضویہ، فیصل آباد نے فقیر کو اجازت دی انہیں اجازت اور خلافت حاصل ہے دورِ حاضر کے عظیم ولی، سراپا جود وسخا حضرت خواجہ محمد صادق صاحب مدظلہ العالی آستانہ عالیہ جامع مسجد الفردوس گلہار شریف، کوٹلی آزاد کشمیر سے۔

۱۲۔ حضرت مولانا سید مراتب علی شاہ مدظلہ العالی مہتمم جامعہ رضویہ، قمر المدارس ضلع گوجرانوالہ نے فقیر کو ۳۰ رجب ۱۴۲۳ھ کو اجازت دی، جس طرح انہیں حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اجازت عطا فرمائی۔

۱۳۔ حضرت صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف رضوی مدظلہ نے راقم کو دعائے سیفی کی اجازت دی جس طرح انہیں مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری نے اجازت عطا فرمائی۔

۱۴۔ مناظر اسلام حضرت مولانا محمد عبدالتواب صدیقی مدظلہ العالی نے راقم کو اورادِ فتحیہ مع اسرار پڑھنے کی اجازت ۵ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ کو دی جس طرح انہیں حضرت مولانا میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت پیرِ طریقت سید محمد علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ پیر صاحب کرمانوالہ شریف نے اجازت عنایت کی۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مشائخ کا سایۂ عاطفت سلامت رکھے اور جو رحلت فرما گئے ہیں ان کے مزارات پر رحمت ورضوان کی بارش فرمائے اور ہمیں ان کے فیوض سے مزید فیض یاب فرمائے۔ آمین۔

۲۶ رشعبان ۱۴۲۳ھ
۶ را کتوبر ۲۰۰۲ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضروری ہدایات

برائے احبابِ طریقت

۱۔ نمازِ پنجگانہ کی پابندی مرد، عورت سب پر ازبس ضروری ہے۔

۲۔ مردوں پر نماز کی پابندی کے ساتھ جماعت کا التزام بھی واجب ہے۔

۳۔ بے نماز فیوض وبرکاتِ مشائخ کرام سے محروم ہے۔

۴۔ جتنی نمازیں توبہ کے وقت تک ادا کی ہیں، ان کا صحیح تخمینہ بحدِ استطاعت لگا کر باقی ماندہ ادا کرے۔

۵۔ ہر نماز کی قضا کرتے وقت یہ نیت کرے: سب سے پہلی وہ ظہر جو مجھ سے قضا ہوئی۔ سب سے پہلی وہ فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اسی طرح نیت کرکے پڑھتا جائے۔

۶۔ قضا میں صرف فرض، وتر یعنی ہر دن رات کی بیس رکعات ادا کی جاتی ہیں۔

۷۔ اسی طرح رمضان پاک کے روزے کبھی قضا نہ کرے، اور اگر قضا ہو گئے ہیں تو آئندہ رمضان پاک سے قبل قضا کر لئے جائیں۔

۸۔ صاحبِ نصاب زکوٰۃ دیں، اور جس نے برسوں زکوٰۃ نہیں دی وہ حساب کرکے زکوٰۃ دے۔

۹۔ صاحبِ استطاعت پر حج بھی فرض ہے۔ حج کے ترک کرنے والے کے لئے فرمایا ہے کہ وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر، اَعَاذَنَا اللّٰہُ تعالیٰ۔

۱۰۔ جھوٹ، فحش کاری، چغل خوری، عیب جوئی، زنا کاری، لواطت، غیبت، ظلم و خیانت، ریا، تکبر، داڑھی کتروانا، منڈانا۔ ہر بُری بات سے اجتناب واحتراز کریں۔

۱۱۔ مذہب اہل سنت وجماعت پر قائم رہیں۔

۱۲۔ تمام بدمذہب اور بدعقیدہ افراد سے جدا رہیں۔

فرائض کی پابندی، معاملات میں دیانت وانصاف، کمزوروں پر رحم، بزرگوں کی توقیر، مصیبت زدہ کی دستگیری، مسلمانوں کے ساتھ ذوق ومحبت، مذہب کی پاسداری۔ اہل سنت کی تائید، اور تمام فرقوں سے علیحدگی، منہیات و ممنوعیات شرعیہ سے اجتناب لازم سمجھیں۔ مسلمانوں سے بہ کشادہ ملیں۔ آپس میں گروہ بندی سے بچیں، مہمانوں کی خاطر کریں۔ کسب حلال کی سعی کریں۔ اپنے اقارب کے حقوق کا پورا لحاظ رکھیں، موت سے غافل نہ رہیں، اکثر اوقات یادِ خدا میں مصروف رہا کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو پچھلی شب (تہجد کے وقت) کا ذکر بہت نافع ہے۔ روزانہ تین سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھ لیا کریں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ٥

ہر مصیبت میں درود شریف کام آتا ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ورد رکھیں، روزانہ سوتے وقت عمر بھر کے گناہوں سے توبہ کرکے باوضو سویا کریں۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب لبیب ﷺ کو ہر چیز، ہر شخص، اپنے جان و مال اور اولاد سے زیادہ محبوب اور پیارا جانیں۔ میلاد مبارک کی محفل میں شرکت کو باعث برکت سمجھیں اور اکثر اوقات حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احوالِ کریمہ کے ذکر و مطالعہ میں رہا کریں۔ ''تاریخ حبیب الٰہ'' از مولانا علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی اور سیرتِ رسول عربی از علامہ نور بخش توکلی، حدائق بخشش، کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن از امام احمد رضا قادری بریلوی، دینِ مصطفےٰ از شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی، عقائد ونظریات، البریلویۃ کا تنقیدی، برکاتِ آلِ رسول، عقائد ومسائل از محمد عبدالحکیم شرف قادری کا مطالعہ کرتے رہیں۔

اگر کوئی حاجت پیش آجائے تو دو رکعت نفل پڑھ کر حضرتِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور اس کا ہدیہ پیش کریں۔ اور ایک سو ایک مرتبہ درود شریف کے بعد خداوند عالم سے اپنی حاجت مانگیں۔ جمعہ کے روز نمازِ فجر سے قبل ایک ہزار اکہتر مرتبہ ''یَا غَنِیُّ'' اوّل وآخر درود شریف کے ساتھ، کشائش رزق کے لئے بہت مُجرّب ہے باذن اللہ تعالیٰ، مقدمہ وغیرہ کی خلاصی کے لئے اُٹھتے بیٹھتے ہر حال میں اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ٥ کا ورد بہت نافع ہے۔

سوتے وقت

۱۔ آیۃ الکرسی شریف ایک بار۔ جب تک سوئے حفاظتِ الٰہی میں رہے۔ اس کے گھر اور گرد کے گھروں میں چوری سے پناہ ہو۔ آسیب وجن کا دخل نہ ہو۔

۲۔ تسبیح حضرت زہرا (سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار، اللہ اکبر ۳۴ بار) صبح نشاط پر اُٹھے اور فوائد بے شمار۔

۳۔ الحمد و قل ایک ایک بار۔

۴۔ ابتدائے سورۂ بقرہ سے مُفْلِحُوْن تک اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک۔ ان دونوں کے فوائد بے شمار ہیں۔

۵۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے آخر کہف تک چار آیتیں جس وقت جاگنے کی نیت سے پڑھے آنکھ کھلے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

۶۔ دونوں کفِ دست پھیلا کر تینوں قل ایک ایک بار پڑھ کر ان پر دم کر کے سر اور چہرہ اور سینے اور آگے پیچھے جہاں تک ہاتھ پہنچیں سارے بدن پر پھیر لے۔ پھر دوبارہ سہ بارہ اسی طرح کرے، ہر بلا سے محفوظ رہے۔

۷۔ سورۂ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پر خاتمہ کرے بعد کلام کے حاجت ہو تو بات کر کے پھر پڑھ لے کہ اسی پر خاتمہ ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

سوتے سے اُٹھ کر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

قیامت میں بھی ان شاء اللہ تعالیٰ، اللہ عز و جل کی حمد ہی کرتا اُٹھے۔

تنبیہ: اُوپر سے یہاں تک جتنی دعائیں لکھی گئیں۔ ہر ایک کے اوّل و آخر درود شریف ضروری ہے۔

تہجد

فرض عشاء پڑھنے کے بعد کچھ دیر سو رہے، پھر شب میں طلوع صبح سے

پہلے جس وقت آنکھ کھلے اگرچہ رات کے نو بجے یا جاڑوں میں جب پونے سات بجے عشاء پڑھ کر سو رہے اور سات سوا سات بجے آنکھ کھلے وہی وقت تہجد کا ہے۔ وضو کر کے کم از کم دو رکعت پڑھ لے۔ تہجد (نیند کا ترک کرنا) ہوگیا اور سنت آٹھ رکعت ہیں۔ اور معمول مشائخ ۱۲ رکعت، اختیار ہے جو چاہے پڑھے اور بہتر یہ کہ جتنا قرآن مجید یاد ہو اس کی تلاوت ان رکعتوں میں کرے۔ اگر کل یاد ہو تو کم سے کم تین رات زیادہ سے زیادہ چالیس رات میں ختم کرے۔ نہ یاد ہو تو ہر رکعت تین تین بار سورۂ اخلاص کہ جتنی رکعتیں پڑھے گا اتنے ختم قرآن مجید کا ثواب ملے گا۔

ذکرِ جہر چہار ضربی

چار زانو بیٹھے۔ بائیں زانو کی رگ کیاس داہنے پاؤں کے انگوٹھے اور اس کے برابر کی انگلی میں دبالے پھر سر جھکا کر بائیں گھٹنے کے محاذی لا کر لا کلام یہاں سے شروع کر کے داہنے گھٹنے کی محاذات تک کھینچتا ہوا لے جائے۔ اب یہاں سے اِلٰہ کا ہمزہ شروع کر کے لام کے بعد کا الف داہنے شانے تک کھینچتا لے جائے۔ اور وہ داہنی طرف خوب منہ پھیر کر کے پھر وہاں سے اِلَّا اللّٰہ بقوت دل پر ضرب کرے۔ سو بار یا حسب قوت کم سے شروع کرے، پھر حسب طاقت و فرصت بڑھاتا جائے، بہتر یہ ہے کہ پانچ ہزار ضرب روزانہ تک پہنچائے۔ جب حرارت بڑھنے لگے ہر سو بار کے بعد ایک یا تین بار مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کہہ لے تسکین پائے گا۔ ایسے وقت اور ایسی جگہ ہو کہ ریا نہ آئے۔ کسی

نمازی، ذاکر یا مریض یا سوتے کو تشویش نہ ہو، اگر دیکھے کہ ریا آتا ہے تو نہ چھوڑے اور خیالِ ریا کو دفع کرے۔ اللہ عزوجل کی طرف اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے توسل سے رجوع لائے تائب ہو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ریا دفع ہوگا۔

ذکرِ خفی

دو زانو آنکھ بند کیے، زبان کو تالو سے جمائے کہ متحرک نہ ہو محض تصور سے کہ سانس کی آواز بھی سنائی نہ دے۔ ان پانچ طریقوں میں سے جو طریقہ چاہے اختیار کرے خواہ وقتاً فوقتاً پانچوں برتے۔

۱۔ سر جھکا کر ناف سے **لا** کا لام نکال کر سر بتدریج اوپر اٹھاتا ہوا الٰــہ کی ہ دماغ تک لے جائے اور معاً اِلَّا اللّٰـہ کا پہلا ہمزہ وہاں سے شروع کرکے اس کی ضرب ناف یا دل پر کرے۔

۲۔ اس طور پر **لَا اِلٰہَ اِلَّاھُو** اس میں دوسرا جز **اِلَّاھُو** ہوگا۔

۳۔ صرف اِلَّا اللّٰـہ کا پہلا ہمزہ ناف سے اُٹھا کر اِلَّا الٰ دماغ تک لے جائے اور معاً لاہ وہاں سے اُتار کر ناف یا دل پر ضرب کرے۔

۴۔ فقط اللّٰـہُ، پہلا ہمزہ ناف سے شروع کرکے لا کو دماغ تک پہنچائے اور بدستور ہ کی ضرب کرے۔

۵۔ محض اَللّٰہْ بسکون ہا۔ پہلا ہمزہ ناف سے اُٹھا کر لام دماغ تک، اور لاہ کی ضرب، اسے سو بار شروع کرکے حسب وسعت ہزاروں تک پہنچائے۔ ان

پانچوں میں سے افضل پہلا طریقہ ہے۔ یہ طریقے اس درجہ مفید ہیں کہ انہیں علماء اخفا کرتے ہیں۔ رموز میں لکھتے ہیں۔ فقیر نے خاص اپنے برادران طریقت کے لیے اسے عام کیا۔ (امام احمد رضا بریلوی)

پاسِ انفاس

انہیں پانچوں طریقوں میں سے جسے چاہے ہر سانس کی آمد و رفت میں کھڑے، بیٹھے، چلتے، پھرتے، وضو بے وضو بلکہ قضائے حاجت کے وقت بھی ملحوظ رکھے یہاں تک کہ اس کی عادت پڑ جائے۔ اور تکلف کی حاجت نہ رہے۔ اب سوتے میں بھی ہر سانس کے ساتھ ذکر جاری رہے گا۔

تصورِ شیخ

خلوت میں آوازوں سے دور، رو بہ مکان شیخ اور وصال ہوگیا ہو تو جس طرف مزارِ شیخ ہو ادھر متوجہ بیٹھے۔ محض خاموش، باادب، بکمال خشوع اور صورت شیخ کا تصور کرے اور اپنے آپ کو اس کے حضور جانے اور یہ خیال جمائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے سرکار رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کے قلب اطہر پر اور آپ کے دلِ انور سے انوار و فیوض شیخ کے قلب پر فائز ہو رہے ہیں۔ میرا قلب قلبِ شیخ کے نیچے بحالتِ دریوزہ گری لگا ہوا ہے۔ اس میں سے انوار و فیوض اُبل اُبل کر میرے دل میں آرہے ہیں۔ اس تصور کو بڑھائے یہاں تک کہ جم جائے اور تکلف کی حاجت نہ رہے۔ اس کی انتہا پر صورتِ شیخ خود متمثل ہوکر مرید کے ساتھ رہے گی اور ہر کام میں مدد کرے گی اور اس راہ میں جو مشکل

اُسے پیش آئے گی اُس کا حل بتائے گی۔

تنبیہ :اذکار واشغال میں مشغولی سے پہلے اگر قضا نمازیں یا روزے ہوں ان کا ادا کر لینا جس قدر ممکن ہو نہایت ضروری ہے۔ جس پر فرض باقی ہو اس کے نفل و اعمال مستحبہ کام نہیں دیتے بلکہ قبول نہیں ہوتے جب تک فرض ادا نہ کر لے۔

تنبیہ: اذکار واشغال کے لئے تین بدرقوں کی ضرورت ہے۔ تقلیلِ طعام (کم کھانا) تقلیلِ کلام (کم بولنا) تقلیلِ منام (کم سونا) وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْق ط

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ پنجم محرم الحرام ۱۳۳۸ھ

شَجَرَۂ عالیہ

حضرات عالیہ قادریہ رضویہ برکاتیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ہر روز نماز فجر ادا کرنے، تلاوت قرآن پاک اور شیخ کے دیے ہوئے اوراد پڑھنے کے بعد شجرہ شریفہ پڑھیں، ان سب بزرگوں کے لئے ایصالِ ثواب کریں اور ان کے وسیلے سے جائز مرادوں کے لئے دعا مانگیں۔

یاالٰہی رحم فرما مصطفےٰ کے واسطے
یارسول اللہ کرم کیجے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہید کربلا[2] کے واسطے

سید[3] سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقر[4] علم ہدیٰ کے واسطے

صدق صادق[5] کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم[6] اور رضا[7] کے واسطے

بہر معروف[8] و سری[9] معروف دے بے خود سری
جند حق میں گن جنید[10] باصفا کے واسطے

بہر شبلی[11] شیر حق دُنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبد[12] واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح[13] کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بوالحسن[14] اور بوسعید[15] سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدر عبدالقادر[16] قدرت نما کے واسطے

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَہٗ رِزْقًا سے دے رزق حسن
بندۂ[17] رزاق تاج الاصفیاء کے واسطے

نصر ابی[18] صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیات دیں محی جانفزا کے واسطے

طور عرفان و علو و حمد و حسنیٰ و بہا
دے علی[19] موسیٰ[20] حسن[21] احمد[22] بہا[23] کے واسطے

بہر ابراہیم[24] مجھ پہ نار غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری[25] بادشاہ کے واسطے

خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایمان کو جمال
شہ ضیا[26] مولیٰ جمال[27] الاولیاء کے واسطے

دے محمد[28] کیلئے روزی کر احمد[29] کے لئے
خوان فضل[30] اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دُنیا کی مجھے برکات دے برکات[31] سے
عشق حق دے عشقی عشق انتما کے واسطے

حُبِّ اہل بیت دے آل محمد[32] کے لئے
کر شہید عشق حمزہ[33] پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُرنور کر
اچھے پیارے شمس[34] دیں بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر
حضرت آل رسول[35] مقتدا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمدِ مرسل مجھے
میرے مولیٰ حضرت احمد[36] رضا کے واسطے

یاالٰہی ختم فرما کفر کی طغیانیاں
سید احمد[37] سراج الاتقیاء کے واسطے

یاالٰہی رحم فرما عالَمِ اسلام پہ
بہر "رحمانی[38] میاں"[1] پیر ہدیٰ کے واسطے

---

[1] حضرت مولانا علامہ ریحان رضا خان قادری رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ (سابق سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف) ابن مفسر اعظم مولانا ابراہیم رضا خان ابن حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان ابن امام احمد رضا بریلوی (قدست اسرارہم)

یاالٰہی سنیت پر پختگی کر دے عطا حضرت سید[۳۹] امین[۱] مہ لقا کے واسطے

مولوی عبدالحکیم[۴۰] قادری کو دے امان سید عالم محمد مصطفےٰ کے واسطے

میرے مولا دے شرف کو نعمتیں دارین کی سید کونین ختم الانبیا کے واسطے

صدق ان اعیاں کا دے چھ عین عز علم و عمل

عفو و عرفاں عافیت اس بے نوا کے واسطے

اے اللہ! ان مشائخ کے طفیل برادر طریقت، اپنے بندے ....

.... ساکن .... کی عاقبت بخیر فرما۔

تاریخ .... دستخط ....

شجرہ

سلسلہ عالیہ قادریہ جلالیہ اشرفیہ

الٰہی بحرمتِ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الٰہی بحرمتِ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ ہندوستان میں سلسلۂ قادریہ کی سب سے بڑی خانقاہ اور امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے پیر خانہ کے موجودہ سجادہ نشین حضرت امین ملت ڈاکٹر سید محمد امین میاں قادری دامت برکاتہم العالیہ پروفیسر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی۔

الٰہی بحرمتِ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شیخ ابوسعید مبارک المخزومی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شیخ علی حداد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شیخ علی افلح رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شیخ فاضل بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شیخ قطب الیمن ابوالغیث بن جمیل رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شیخ محمد عبید غیش رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ سید مخدوم جلال الدین بخاری جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ غوث العالم محبوب یزدانی تارک السلطنت سلطان اوحدالدین میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ

آلہی بحرمتِ حاج الحرمین ابوالحسن سید عبدالرزاق نورالعین سجادہ نشین قدس سرہٗ

آلہی بحرمتِ حضرت سید حسن خلف سجادہ نشین اوّل رحمۃ اللہ علیہ

آلہی بحرمتِ حضرت سید محمد اشرف عرف شاہ شہید سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

آلہی بحرمتِ حضرت سیّد محمد سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

آلہی بحرمتِ حضرت سیّد حسین ثانی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

آلہی بحرمتِ حضرت سیّد عبدالرسول رحمۃ اللہ علیہ

آلہی بحرمتِ حضرت نوراللہ سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

آلہی بحرمتِ حضرت سیّد ہدایت اللہ سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

آلہی بحرمتِ حضرت سیّد عنایت اللہ سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

آلہی بحرمتِ حضرت نذر اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

آلہی بحرمتِ سیّد محمد نواز رحمۃ اللہ علیہ (سجادہ نشین)

آلہی بحرمتِ حضرت صفت اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

آلہی بحرمتِ حضرت سیّد قلندر بخش سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

آلہی بحرمتِ حضرت شاہ سیّد منصب علی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

آلہی بحرمتِ حضرت مولانا الحاج سید شاہ ابومحمد اشرف حسین سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

آلہی بحرمتِ حضرت مولانا الحاج سید شاہ ابواحمد المدعو محمد علی حسین سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

آلہی بحرمتِ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد رحمۃ اللہ علیہ

آلہی بہ عجز و نیاز فقیر محمد عبدالحکیم شرف قادری غفرلہ برادر دینی ....

.... کہ بتاریخ ۱۴ھ

داخل سلسلہ شدہ عاقبت کار او بخیر باد بحرمۃ النبی و الہ الامجاد صلی اللہ علیہ وسلّم الی یوم التناد۔

شجرہ قادریہ اشرفیہ منظوم

یارب بہ محمد بہر علی بحسن سلطان دیں مددے | بحبیب و طائی وہم کرخی بسری وجنیداں مددے

بابوبکر عبدالواحد ہم بوالفرح و بے ہنکاری | بہ سید غوث جیلانی بہ علی محبوب تریں مددے

بے الطلح ابوالغیث و دو احمد بہ سعید و جلال و شہ مقال | بے نورالعین و بہر حسن بہ شہید گوشہ نشیں مددے

بہ محمد و بہر حسین ولی بے عبدرسول و نوراللہ | بہ ہدایت بہر عنایت شاہ بے نذر ہادی دیں مددے

بہ نواز و صفت بہ قلندر حق بے منصب و اشرف و بواحمد

بے مرشد ما سیّد احمد اے خالق چرخ بریں مددے

شجرہ چشتیہ نظامیہ اشرفیہ منظوم

یارب بہ محمد بہر علی بحسن سلطان دیں مددے

بن زید و فضیل و ابراہیم و حذیفہ امین الدیں مددے

پے ممشاد و اسحاق احمد ہم شاہ محمد بو یوسف
مودود شریف و ہم عثمان بہ معین و قطب الدین مددے

بفرید و نظام و سراج و علا پے اشرف و نور العین ولی
بہ حسین و جعفر و ہم حاجی پے شمس الحق والدین مددے

پے راجو و احمد و فتح اللہ ہم مراد و بہا و توکل من
پے داؤد و نیاز ولی پے اشرف نیک تریں مددے

از حرمت بو احمد آں اشرفی سجادہ نشیں
پے عظمت آں سید احمد اے خالق چرخ بریں مددے

از بہر سید مسعود احمد، پے ہمت جملہ مقبولاں
رحمے بہ شرف اے مالک کل، در دنیا و ہم در دیں مددے

شجرہ

قادریہ نقشبندیہ مجددیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خداوندا بحق سرور ما | محمد مصطفےٰ پیغمبر ما
بحق حضرت صدیق اکبر | وفا پروردۂ خمس پیمبر
بحق علم و عرفان کان احساں | چراغ محفل اصحاب سلماں
بحق قاسم انوار صدیق | حقیقت محرم اسرار صدیق
بحق وارث صدیق و حیدر | خطابش صادق و نامست جعفر

بحق بایزید آں غوث بسطام | ز انوارش منور روم تا شام
بحق بو الحسن آں قطب عالم | بحق مرتضیٰ شیخ مکرم
بحق بو علی پیر طریقت | بہار فقر و عرفان و حقیقت
بحق شیخ ابو یعقوب یوسف | جمال افزاء ارباب تصوف
بحق خواجہ عبد الخالق ما | کلید گنج حکمت کان معنی
بحق خواجۂ کو عارف آمد | ز سر گنج کنز وا واقف آمد
بحق خواجۂ محمود نامی | ولایت منصب والا مقامی
بحق کاشف انوار عرفاں | علی رامتنی خواجہ عزیزاں
بحق خواجۂ باباٸ محمد | مشیخت پایۂ ارشاد مسند
بحق آنکہ نام او امیر ست | مکمل عارف و کامل فقیر ست
بحق خواجۂ حق آشنائے | بہاء الدین طریقت پیشوائے
بحق قطب ارشاد زمانہ | علاء الدین حقیقت آشیانہ
بحق آنکہ یعقوب ست نامش | فروغ دیدۂ عرفاں مقامش
بحق ناصر الدین خواجہ احرار | عبید اللہ نور چشم اخیار
بحق آنکہ زاہد نام دارد | شراب معرفت در جام دارد
بحق شاہ معنی خواجہ درویش | بحق پیوستہ و وارستہ از خویش
بحق خواجگی کو حق نشاں بود | بہ عالم یادگار خواجگاں بود
بحق خواجہ عبد الباقی ما | نگاہ حق نمائش ساقی ما
بحق حضرت شیخ مجدد | بحق مصطفےٰ عالی محامد

بحق خواجہ محمد الدین معصوم — کہ شہرت یافتہ از ہند تا روم

بحق نقشبند آں حجۃ اللہ — ابوالقاسم علیہ رحمۃ اللہ

بحق آبروئے فقر و ارشاد — زبیر آں قبلۂ اقطاب و افراد

بحق مشرق صبح ولایت — ضیاء اللہ پیر با ہدایت

بحق خواجۂ ماشاہ آفاق — بفقر اندر علم در معرفت طاق

بحق افضل رحمٰں قبلۂ جاں — کہ نامش می فزاید نور ایماں

بحق ایں ہمہ پیراں برحق — بکن دیدار علی را و اصل حق

بحق او مرا تو شاد گرداں — گرفتار خود و آزاد گرداں

الٰہی ماہمہ رحمانیانیم — بہ عشق تو و احمد می فنائیم

بحق مرشد ما سید احمد — منور کن دلم از نور احمد

بآں مفتی امین دین و ملت[1] — مصفا کن مرا از وہم و علت

بہ آں مسعود ملت[2] رہبر دیں — مرا از مہر خود کن خادم دیں

شرف راصاحب عشق و جنوں کن — شریک زمرۂ لا یحزنون کن

باولادش چناں افراد گلزار — کہ از تبلیغ دیں باشند سرشار

1۔ فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی ابو سعید محمد امین نقشبندی مدظلہ العالی
مہتمم جامعہ امینیہ رضویہ محمد پورہ، فیصل آباد

2۔ رضویات کے بین الاقوامی محقق پیر طریقت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی، کراچی

شجرہ طیّبہ قادریہ مجددیہ

الٰہی بحرمتِ سرورِ عالم احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمتِ حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ

الٰہی بحرمتِ حضرت امام حسن علی جدہ وعلیہ السلام

الٰہی بحرمتِ حضرت مثنّیٰ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت سیّد عبداللہ محض رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت سیّد موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت سید داؤد مورث رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت سیّد موسیٰ مورث رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت سیّد یحییٰ زاہد رضی اللہ عنہ۔

الٰہی بحرمتِ حضرت سیّد موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت سیّد ابو صالح رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت غوث اعظم محبوب سُبحانی حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ،

الٰہی بحرمتِ حضرت سیّد عبد الرزاق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت سیّد شرف الدین قتال رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت سید عبد الوہاب رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت سید بہاؤ الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت سیّد عقیل رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت سید شمس الدین صحرائی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت گدا رحمٰن ثانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت سید فضیل رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شاہ کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شاہ سکندر رضی اللہ عنہ۔

الٰہی بحرمت حضرت امام ربانی محبوب صمدانی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت ایشاں عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبندی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شیخ المشائخ محبوب خلاق امام الطریقت حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت قطب الاقطاب مجدد دوراں سیدنا مولانا شاہ فضل رحمٰن

الٰہی بحرمتِ حضرت شیخ المشائخ امام اہل سنت حضرت مولانا الحاج علامہ ابومحمد سید محمد دیدار علی شاہ صاحب محدث الوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ سراج اہل تقویٰ مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمتِ ایشاں فقیر محمد عبدالحکیم شرف قادری را از مقبولان خویش گرداں

اسباق سلسلہ عالیہ قادریہ مبارکہ

۱۔ استغفار	أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ وَأَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ۔ ایک سو ایک بار
۲۔ نفی و اثبات	لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہر سو کے بعد مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایک بار۔ اِلٰهِيْ أَنْتَ مَقْصُوْدُنَا وَرِضَاكَ مَطْلُوْبُنَا آتِنَا مَحَبَّةَ ذَاتِكَ وَمَعْرِفَةَ صِفَاتِكَ
۳۔ اثبات	إِلَّا اللّٰهُ ہر صد کے بعد مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایک بار
۴۔ مراقبہ	اَللّٰه
۵۔ اسم شریف	اَللّٰه
۶۔ ضمیر مبارک	هُوْ
۷۔ اسم مبارک اور ضمیر	اَللّٰهُ هُوْ
۸۔ ضمیر اور اسم کریم	هُوْ اللّٰهُ
۹۔ راز و نیاز	اَنْتَ الْهَادِيْ اَنْتَ الْحَقُّ لَيْسَ الْهَادِيْ اِلَّا هُوْ
۱۰۔ درود شریف قادریہ	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

پانچوں نمازوں کے بعد:۔ تسبیح سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار

نماز فجر کے بعد ایک تسبیح یَا عَزِیْزُ یَا اَللّٰهُ۔ نماز ظہر کے بعد ایک تسبیح یَا کَرِیْمُ یَا اَللّٰهُ۔

نماز عصر کے بعد ایک تسبیح یَا جَبَّارُ یَا اَللّٰهُ۔ نماز مغرب کے بعد ایک تسبیح یَا سَتَّارُ یَا اَللّٰهُ۔

نماز عشاء کے بعد ایک تسبیح یَا غَفَّارُ یَا اَللّٰهُ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی خاص اصطلاحات اور طریقۂ سلوک

حضرت خواجہ سید محمد بہاء الدین نقشبند رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سلسلے کی بنا گیارہ کلمات پر رکھی ہے، ان میں سے آٹھ کلمات حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور باقی تین آپ سے منقول ہیں، ان کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱۔ہوش دردم:

اس کا مطلب یہ ہے کہ سالک کا ہر سانس یادِ الٰہی میں گزرے، اگر کوئی سانس غفلت میں گزر جائے تو اس پر توبہ واستغفار کرے۔

۲۔نظر برقدم:

چلتے وقت دائیں، بائیں یا اوپر نیچے نہ دیکھیں، نظر پر نظر رکھیں کہ وہ بھٹکنے نہ پائے، بس چلتے رہیں، منزلیں طے کرتے رہیں، اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ سالک اس بات پر نظر رکھے کہ اس کا قدم نیکی کی طرف اٹھ رہا ہے، یا بدی کی طرف؟ اگر نیکی کی طرف ہے تو مزید آگے بڑھے اور اگر برائی کی طرف ہے تو پیچھے ہٹ جائے۔

۳۔سفر در وطن:

اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے، اسے بری صفات مثلاً دنیا، مرتبے اور مال کی محبت، عُجب، حسد، بغض، عداوت اور غیبت سے پاک کرکے اچھی صفات مثلاً صبر، شکر، توکُل، رجا، تسلیم و رضا وغیرہ سے موصوف کرے، کیونکہ جب تک سالک کا دل بری صفات سے پاک نہیں ہوگا،

اس وقت تک اس کے دل میں انوارِ الٰہیہ کا گزر نہیں ہوسکتا۔

یاد رہے کہ سیر کی دو قسمیں ہیں (۱) سیر آفاقی یعنی مخلوقات کو دیکھ کر خالق کی طرف متوجہ ہونا اور اس کی عظمت کا ادراک کرنا۔ (۲) سیر انفسی یعنی آدمی اپنے اندر غور و فکر کرکے یادِ الٰہی کی طرف متوجہ ہو، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَفِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کیا تم اپنے نفسوں میں غور نہیں کرتے؟ مشائخ نقشبندیہ نے اسی دوسری قسم کا انتخاب کیا ہے۔

۴۔خلوت در انجمن:

اس کا مطلب یہ ہے کہ بظاہر مخلوق کے ساتھ مشغول رہنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں، ظاہر کو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کی اطاعت، فرائض، واجبات اور سنتوں کی ادائی کے ساتھ آراستہ کریں۔ باطن کو یادِ الٰہی اور یادِ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منور کریں، سب کے ساتھ رہیں، سب سے الگ رہیں، مشائخ کرام فرماتے ہیں: دست بکار و دل بیار، ہاتھ کام کاج میں مصروف اور دل محبوبِ حقیقی کی یاد میں محو۔

از دروں شو آشنا و از بروں بیگانہ وش
ایں چنیں زیبا روش کم دیدہ باشی در جہاں

۵۔یاد کرد:

اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی ہر حال اور ہر وقت ذکر میں اس طرح مشغول رہے کہ مرتبہ حضوری حاصل ہوجائے، خواہ وہ ذکر زبانی ہو یا قلبی، اسم ذات کا ذکر ہو یا نفی واثبات اس طرح ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل

کرنے کو "یادکرد" کہتے ہیں۔

○ باش دائم اے پسر در یاد حق
گر خبر داری ز عدل و داد حق

○ یاد او سرمایۂ ایماں بود
ہر گدا از یاد او سلطاں بود

○ گر تو خواہی زیستن با آبرو
یاد او کن ، یاد او کن ، یاد او

۶۔ بازگشت:

اس سے مراد یہ ہے کہ دوران ذکر تھوڑے وقفے کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:۔ اِلٰھِیْ اَنْتَ مَقْصُوْدُنَا وَرِضَاکَ مَطْلُوْبُنَا آتِنَا مَحَبَّۃَ ذَاتِکَ وَمَعْرِفَۃَ صِفَاتِکَ "اے اللہ! تو ہمارا مقصود ہے اور تیری رضا ہمارا مطلوب ہے، ہمیں اپنی ذات کی محبت اور اپنی صفات کی معرفت عطا فرما۔

۷۔ نگہداشت:

اس سے مراد یہ ہے کہ دل کے خیالات اور وسوسوں پر نگاہ رکھے اور اگر ذکر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے ماسوا کا خیال دل میں آجائے تو فوراً ہٹادے، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی قسم کا خیال دل میں ہرگز نہ آنے دے۔

۸۔ یادداشت:

اس کا مطلب یہ ہے کہ مراقبہ اس طرح کیا جائے کہ ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ

کی طرف لگا رہے اور توجہ اس قدر راسخ ہو جائے کہ مراقبہ (پہرہ دینے) کی بھی ضرورت نہ رہے، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ ہونے پائے، ورنہ مقصود تک کبھی رسائی حاصل نہ ہوگی۔

۹۔ وقوف عددی:

اس سے مراد یہ ہے کہ سالک سانس روک کر "ذکر نفی و اثبات" (لاالٰہ الا اللہ) کرے اور طاق عدد پر سانس چھوڑے (یاد رہے کہ سانس ناک کی طرف سے چھوڑے، منہ کی طرف سے چھوڑنے میں دانتوں کے نقصان کا خطرہ ہے) یہ بھی یاد رہے کہ حبسِ دم اور وقوف عددی شرائط ذکر میں سے نہیں ہے، ہاں البتہ وقوف قلبی واجبات اور شرائط ذکر میں سے ہے۔ جس کا ذکر بعد میں آرہا ہے۔

نفی و اثبات کا مقصد صرف وجود انسانی کی نفی نہیں بلکہ یہ ہے کہ کائنات کی نفی ہو جائے اور "الا اللہ" کہتے وقت اللہ تعالیٰ کے وجود برحق کا اس طرح اثبات کیا جائے کہ جذبات الٰہیہ کے آثار محسوس ہونے لگیں۔

۱۰۔ وقوف زمانی:

اس کا مطلب یہ ہے کہ سالک ماضی کی غفلتوں اور بھول چوک پر شرمندہ رہے اور اس بات سے باخبر رہے کہ اس کا وقت کیسے گزر رہا ہے؟ جو وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزرے اس پر رب کریم جل شانہ کا شکر ادا کرے اور جو وقت معصیت اور غفلت میں گزرے اس پر شرمندہ ہو اور توبہ و استغفار کرے، اسی کو صوفیہ کی اصطلاح میں "محاسبہ" کہتے ہیں۔

۱۱۔ وقوف قلبی:

اس سے مراد یہ ہے کہ سالک ذکر کے وقت اپنے دل کو غافل نہ ہونے دے اور اپنی زبان کو بند رکھ کر زبان خیال سے ذکر کرے اور اپنے ظاہر و باطن سے اس ذکر کی آواز کو سنتا رہے۔

امام الطریقۃ حضرت خواجہ سید محمد بہاء الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک وقوف قلبی وصول الی اللہ کا بہت بڑا رکن ہے اور طریقۂ نقشبندیہ کا دارومدار اسی پر رکھا گیا ہے۔(۱)

طریقۂ بیعت:

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ قادریہ میں مشائخ نے بیعت کا یہ طریقہ مقرر فرمایا ہے کہ پیر اور مرید ہونے والا باادب دوزانو بیٹھ کر (چہار زانو بھی بیٹھ سکتے ہیں) ہاتھ ملاتے ہیں، بیعت ہونے والے کو پیر اس طرح القائے نسبت کرتے ہیں: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" اور درود شریف پڑھا کر کہا جاتا ہے کہ "میں نے آپ کو سیدی حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدی حضرت خواجہ سید محمد بہاء الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی میں دیا" مرید ہونے والا کہتا ہے "میں نے قبول کیا" اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے "میں آپ کو قادریہ نقشبندیہ دونوں طریقوں میں مرید کرتا ہوں۔"

پھر مرشد ضروری نصیحتوں سے آگاہ کرتا ہے، پہلی وصیت یہ ہے کہ نماز

۱۔(ا) محمد عبداللہ نقشبندی، محدث دکن، سید: سلوک مجددیہ ص ۲۷۔۴۱

(ب) شجرہ عالیہ مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ ص ۲۸۔۲۶

اگر ہو سکے تو نماز تہجد کے بعد ورنہ نماز فجر کے بعد ایک تسبیح استغفار کریں: "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ" کیونکہ دل کی صفائی کے لئے استغفار بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے بعد حسب ذیل طریقے پر ذکر کریں۔

نماز، درود شریف، قرآن پاک جو بھی پڑھا جاتا ہے وہ زبان سے پڑھا جاتا ہے لیکن یہ سبق زبان کو روک کر خیال کو دل کی طرف لے جا کر "اللّٰہ اللّٰہ" اس طرح کہنا کہ دل سے "اللّٰہ اللّٰہ" ادا ہوتا ہوا معلوم ہو۔ قلب (دل) بائیں پستان سے دو انگل نیچے ترچھا بغل کی جانب واقع ہے، اس ذکر کے لئے وضو طہارت کی ضرورت نہیں، وضو بے وضو، پاکی اور ناپاکی کی حالت میں، چلتے، پھرتے، کھڑے، بیٹھے، لیٹے، ہر حال میں جاری رہنا چاہیے تصور کی آنکھ سے دل پر اسم جلالت (اللّٰہ) لکھا ہوا پڑھیں، یہ پہلا سبق ہے، اس کے بعد پیر و مرشد دوسرے اسباق کی تعلیم دے گا۔

جاننا چاہیے کہ انسان دس لطیفوں سے مرکب ہے، پانچ لطیفے عالم امر کے ہیں اور پانچ عالم خلق کے، عالم امر وہ عالم ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی واسطے کے "امر کن" سے پیدا فرمایا، عالم خلق کو خلق اس لئے کہتے ہیں کہ یہ عالم اسباب و مسببات کی تقدیر خاص کے ساتھ تدریجاً پیدا ہوا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اَلَا لَهُ الْاَمْرُ وَالْخَلْقُ"۔ لطائف عالم امر پانچ ہیں۔

۱۔**قلب**:———— بائیں پستان سے دو انگلی نیچے پسلی کی طرف

۲۔**روح**:———— دائیں پستان سے دو انگلی نیچے پسلی کی طرف

۳۔**سر**:———— بائیں پستان کے اوپر دو انگلی کے فاصلے پر

۴۔**خفی**:———— دائیں پستان کے اوپر دو انگلی کے فاصلے پر

۵۔**اخفی**:———— سینے کے درمیان

عالم خلق کے لطائف یہ ہیں:

۱۔**نفسی**: ماتھے کے اوپر پیشانی کے درمیان

۲۔**قالبی**: (یہ مجموعہ ہے ہوا، پانی، آگ اور مٹی کا) یہ سر کے وسط میں ہے۔

یاد رہے کہ ان لطائف کا اصل عرش الٰہی کے اوپر ہے، جوں جوں سالک ان لطائف کا ذکر کرتا ہے اس کا تعلق ان اصول کے ساتھ قوی ہوتا جاتا ہے۔ اس لطیفہ میں سالک کے عناصر اربعہ جن کا ابھی ذکر ہوا ہے، کا تزکیہ ہوتا ہے اور اس مقام میں سالک کے ہر رگ و پے میں اور بُن مو سے ذکر الٰہی جاری ہوتا ہے۔ مشائخ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے مبتدی کی تعلیم کا آغاز عالم امر کے لطائف سے کیا ہے، ان کی تکمیل کے بعد عالم خلق کے لطائف کا سبق دیتے ہیں۔

ان دس لطائف کی تفصیل درج ذیل خاکہ میں ملاحظہ ہو جس میں بتایا گیا ہے کہ یہ لطائف کس جگہ ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے کس نبی علیہ السلام کے زیر قدم ہیں اور ان کا رنگ کیا ہے؟ مثلاً لطیفۂ اخفی کا رنگ سبز ہے، جب آپ لطیفۂ اخفی کا ذکر کر کے آنکھیں بند کریں گے تو آپ کے سامنے سبز رنگ آجائے گا۔

یہ خاکہ بین الاقوامی مبلغ اسلام حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی مدنی (جن تک راقم کی سند اجازت مولانا محمد علی مراد شامی رحمہ اللہ تعالیٰ کے واسطے سے پہنچتی ہے) نے اپنی کتاب ''کتاب التصوف'' (طبع کراچی) میں درج کیا ہے، لیکن اس میں کتابت کی غلطی یہ ہے کہ دائرے میں عالم امر کی جگہ عالم خلق اور عالم خلق کی جگہ عالم امر لکھ دیا گیا ہے۔

ہردم خدا را یاد کن دلہائے غمگین شاد کن
بلبل صفت فریاد کن مشغول شو در ذکر ھو
در روز باشی صائما در لیل باشی قائما
در ذکر باشی دائما مشغول شو در ذکر ھو

(امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز)

- ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، غمگین دلوں کو خوش کرو، بلبل کی طرح فریاد کرو، ہر وقت اس کے ذکر میں مصروف رہو۔
- دن کے وقت روزہ رکھو، رات کو قیام کرو، ہمیشہ ذکر میں مصروف رہو، اسی کی یاد میں مشغول رہو۔



رحمہ اللہ تعالیٰ
بقلم حضرت میاں شیر محمد صاحب

















جب یہ تمام اسباق پورے ہوجائیں تو ''نفی واثبات'' (کلمہ طیبہ لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ) کا ورد کریں اور وہ اس طرح کہ ناف سے کلمہ لا اٹھا کر سینے سے گزارتے ہوئے دماغ (لطیفہ قالبی) تک اور وہاں سے عرش مجید تک لے جائیں، وہاں سے کلمہ اِلٰـــہ شروع کرکے بائیں کندھے تک لے جائیں اور وہاں سے اِلَّا اللّٰـــہ کہتے ہوئے دل پر ضرب لگائیں، ایک تسبیح پوری ہونے پر پڑھیں:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ۔

اِلٰهِیْ اَنْتَ مَقْصُوْدُنَا وَرِضَاكَ مَطْلُوْبُنَا آتِنَا مَحَبَّةَ ذَاتِكَ وَمَعْرِفَةَ صِفَاتِكَ

اے اللہ تو ہمارا مقصود ہے اور تیری رضا ہمارا مطلوب ہے، ہمیں اپنی ذات کی محبت اور اپنی صفات کی معرفت عطا فرما۔

ذکر کے بعد جس سلسلے میں بیعت ہوں اس سلسلے کا شجرہ مبارکہ پڑھیں اور بزرگوں کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگیں کہ اے اللہ! ہمیں فلاں فلاں جائز مقاصد میں کامیابی عطا فرما۔

مراقبات:

اس کے بعد درج ذیل مراقبات کئے جائیں اور پیرومرشد جتنے دن مراقبہ کرنے کا حکم دیں اتنے دن مراقبہ کریں۔ ایک بزرگ نے دیکھا کہ ایک بلی بل کے پاس اس طرح بیٹھی ہوئی ہے کہ اس کی پوری توجہ بل پر مرکوز ہے اور

اس کے جسم کا ایک ایک بال کھڑا ہے، تھوڑی دیر کے بعد ایک چوہا بل سے نکلا جسے اس نے فوراً دبوچ لیا، یہیں سے اس بزرگ نے مراقبہ کا تصور لیا کہ اگر انسان اپنے ظاہر و باطن کو پوری محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرلے گا تو لازماً اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فیوض و برکات اس کے لطائف پر وارد ہوں گے، کسی بزرگ نے صحیح فرمایا ہے: ۔

چوں نشینی بردر دار کسے   عاقبت بینی تو ہم روئے کسے

کششے کہ عشق دارد نگذاردت بدیناں

بجنازہ گر نیائی بمزار خواہی آمد

جو بھی مراقبہ کریں اس کا طریقہ یہ ہے کہ آنکھیں بند کرکے زبان تالو سے لگا کر دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرکے اور مرشد کی صورت کو اپنے سامنے خیال کرکے زبانِ دل سے اسم جلالت ''اللہ اللہ'' کا ذکر کریں، سانس حسب معمول جاری رہے، اور اگر اسم جلالت (اللّٰـــہ) لکھ کر اپنے سامنے رکھ لیں یا آویزاں کرلیں تو اسم جلالت کا تصور پختہ کرنے میں مدد ملے گی۔ اور یہ بھی اہم مقاصد میں سے ہے:

مراقبات اور ان کی نیتیں

۱۔ مراقبۂ احدیث

نیت: میرے لطیفۂ قلب پر بواسطہ میرے مرشد کے اس ذات سے فیض آتا ہے جو تمام صفات کمال کی جامع ہے اور تمام نقصانات سے پاک ہے۔

اس مراقبہ کے مکمل ہونے کی علامت یہ ہے کہ ماسوی اللہ تعالیٰ کا خیال دیر تک دل میں نہ آئے۔

٢۔ مراقبۂ معیت (ولایت صغریٰ)

نیت: میرے لطیفۂ قلب پر میرے مرشد کے واسطے سے فیض آتا ہے اس ذات اقدس سے جو میرے اور ممکنات کے ہر ذرے کے ساتھ ہے، جیسے ارشاد ربانی ہے: وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ۔ اس مراقبہ میں تجلیات فعلیہ کی سیر اور توحید وجودی کا انکشاف ہوتا ہے اور اس کا نام ولایت صغریٰ اور ولایت اولیاء ہے۔

٣۔ مراقبۂ لطیفۂ قلبی:

نیت: تجلیات افعالیہ الٰہیہ سے فیض آتا ہے حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے دل مبارک پر اور وہاں سے فیض آتا ہے حضرت آدم علیہ السلام کے دل مبارک پر اور وہاں سے فیض آتا ہے پیران کبار کے دل پر اور وہاں سے میرے پیر کے دل پر اور وہاں سے میرے دل پر۔ توقف.............. روز

٤۔ مراقبۂ لطیفۂ روحی:

نیت: تجلیات صفات ثبوتیہ (حیات، علم، قدرت وغیرہ) سے فیض آتا ہے حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی روح انور پر، وہاں سے فیض آتا ہے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کی روح انور پر وہاں سے پیران کبار اور میرے پیر کی روح پر اور ان کے واسطے سے فیض آتا ہے میری روح پر۔

توقف.............. روز

٥۔ مراقبۂ لطیفۂ سرّی:

نیت: تجلیات شیون[1] ذاتیہ الٰہیہ سے فیض آتا ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

کے لطیفۂ سرّ پر، وہاں سے فیض آتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفۂ سرّ پر، وہاں سے فیض آتا ہے پیران کبار اور میرے پیر کے لطیفۂ سرّ پر اور وہاں سے فیض میرے لطیفۂ سرّ پر آتا ہے۔ توقف.............. روز

٦۔ مراقبۂ لطیفۂ خفی:

نیت: تجلیات صفات سلبیہ الٰہیہ (لم یلد ولم یولد۔ لا جسم ولا جوہر وغیرہ) سے فیض آتا ہے حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے لطیفۂ خفی پر وہاں سے فیض آتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لطیفۂ خفی پر، وہاں سے فیض آتا ہے پیران کبار اور میرے پیر کے لطیفۂ خفی پر اور وہاں سے فیض آتا ہے میرے لطیفۂ خفی پر۔ توقف.............. روز

٧۔ مراقبۂ لطیفۂ اخفیٰ:

نیت: تجلیات شان جامع (ذات جامع جمیع صفات کمال) سے فیض آتا ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے لطیفۂ اخفیٰ پر، وہاں سے پیران کبار اور میرے پیر کے لطیفۂ اخفی پر اور وہاں سے میرے لطیفۂ اخفی پر۔

توقف.............. روز

اس مقام میں سالک تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کا مصداق بن جاتا ہے۔ یعنی سالک سے اخلاق ذمیمہ کا زائل ہونا اس لطیفہ کی فنا اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کا مصداق بننا اس لطیفہ کی بقا ہے۔

[1] شیون سے مراد اللہ تعالیٰ کے معلومات اجمالیہ ہیں، جب کہ معلومات تفصیلیہ کو اعیان ثابتہ کہا جاتا ہے۔

مراقبات لطیفۂ نفس



معلوم ہونا چاہیے کہ لطیفۂ نفسی میں ساڑھے تین دائرے ہیں جیسے کہ اوپر دیے گئے نقشے سے ظاہر ہے۔

نوٹ: قرب خداوندی اگرچہ بے مثال اور فہم وادراک سے باہر ہے، مگر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو مختلف دوائر سے تعبیر فرمایا ہے، لفظ دائرہ کا ہر مقام میں استعمال کرنا اس لئے بھی مناسب سمجھا گیا کہ جس طرح دائرہ کا کوئی گوشہ اور کوئی سمت نہیں اسی طرح قرب خداوندی کے ہر مقام میں کوئی سمت اور کوئی حد مقرر نہیں ہے، ورنہ قرب خداوندی کی دوائر سے مناسبت ہی کیا ہے؟ ۱۲ سلوک مجددیہ از محدث دکن سید عبداللہ شاہ ص ۲۶ (طبع دار الاخلاص، لاہور)

۸۔ مراقبۂ اقربیت (ولایت کبریٰ)

نیت: میں پہلے دائرے میں ہوں جو اقربیت کا دائرہ ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: (نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ) اللہ مجھ سے میری شہ رگ سے زیادہ قریب ہے۔ اس ذات اقدس سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفۂ نفسی پر مع دائرہ اول، وہاں سے فیض آتا ہے میرے لطیفۂ نفسی پر مع دائرہ اول مع لطائف خمسۂ عالم امر۔

ولایت کبریٰ درحقیقت انبیاء کرام علیہم السلام کی ولایت ہے، اسی دائرہ میں اسرار اقربیت اور توحید شہودی سالک کے شامل حال ہوتے ہیں، اس مراقبہ میں سالک مقامِ خلتِ ابراہیمی سے مناسبت پیدا کر کے اسماء وصفات الٰہیہ سے فیض حاصل کرتا ہے۔

۹۔ مراقبۂ محبت (۱)

نیت: میں دائرہ ثانیہ میں ہوں جو اصل ہے دائرہ اول کا، يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ کے مطابق اللہ تعالیٰ ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں۔

اس ذات اقدس سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفۂ نفسی پر مع دو دوائر اور وہاں سے فیض آتا ہے میرے لطیفۂ نفسی پر مع دو دوائر مع لطائف خمسۂ عالم امر۔

یاد رہے کہ دوسرا دائرہ پہلے دائرہ کا اصل یا بطون ہے، اس مراقبہ میں سالک کا نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے، ایسے نفس والا انسان دنیاوی معاملات سے بے

خبر ہو جاتا ہے اور ایسے ہی نفس والے کو قرآن مجید میں بشارت دی گئی ہے کہ :

یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۔

اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی طرف لوٹ، اس حال میں کہ تو رب سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔

۱۰۔ مراقبۂ محبت (۲)

میں دائرۂ ثالثہ میں ہوں جو اصل ہے۔ دائرۂ ثانیہ کا یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ کے مطابق ہم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں اور وہ ہمیں دوست رکھتا ہے ـــــ اس ذات اقدس سے فیض آتا ہے، مرشد کے لطیفۂ نفسی پر مع سہ دوائر مع لطائف خمسہ عالم امر۔

اس مراقبہ میں سالک کا نفس مع سہ دوائر و لطائف خمسہ عالم امر مورد فیض ہوتا ہے، نبی اکرم ﷺ کے تعلق کی بنا پر اس مقام میں سالک پر الہام ہوسکتا ہے تب اس کا نفس، مطمئنہ سے ملہمہ بن جاتا ہے۔

۱۱۔ مراقبۂ محبت (۳)

نیت : میں قوس میں ہوں جو اصل ہے دائرۂ ثالثہ کا، یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ کے مطابق اللہ تعالیٰ ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں ـــــ اس ذات اقدس سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفۂ نفسی پر مع قوس مع دوائر ثلاثہ، وہاں سے فیض آتا ہے میرے لطیفۂ نفسی پر مع قوس مع دوائر ثلاثہ و لطائف خمسہ عالم امر۔

یہ مقام عالم ارواح سے تعلق رکھتا ہے، چونکہ عالم ارواح میں نبی اکرم ﷺ

کا اسم مبارک ''احمد'' (ﷺ) ہے، اس لئے اس مراقبہ میں سالک مقام محبوبیت احمدی (ﷺ) سے مناسبت پیدا کر کے ذات باری تعالیٰ سے فیض حاصل کرتا ہے۔

۱۲۔ مراقبہ اسم ظاہر: هُوَ الظَّاهِرُ

نیت : وہ ذات جو مسمّٰی ہے اسم ظاہر کا اس سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفۂ نفسی پر مع قوس و دوائر ثلاثہ، وہاں سے فیض آتا ہے میرے لطیفۂ نفسی پر مع قوس و دوائر ثلاثہ۔

اللہ تعالیٰ نے جب اپنے معلومات اجمالیہ کو ظہور کا درجہ دینا چاہا تو اسم ''الظاہر'' کی تجلی فرمائی جس سے کائنات کا ظہور ہوا، دنیا آثار و افعال الٰہیہ کے ظہور کا مقام ہے، ان آثار کی نفی کرنا اور ان سے مؤثر حقیقی کا پتا چلانا اس مراقبہ کا حاصل ہے، اس مقام میں اسماء و صفات کی تجلیات وارد ہوتی ہیں اور اس مراقبہ کے ذریعے سالک کو سیر آفاقی کے لئے ایک بازو (پر پرواز) میسر آجاتا ہے۔

۱۳۔ مراقبۂ اسم باطن: هُوَ الْبَاطِنُ

نیت : اس ذات سے فیض آتا ہے جو مسمّٰی ہے اسم باطن کا مرشد کے عناصر ثلاثہ پر سوائے عنصر خاک کے، وہاں سے فیض آتا ہے میرے عناصر ثلاثہ پر سوائے عنصر خاک کے۔

اس مقام میں عناصر ثلاثہ (ہوا، پانی، آگ) مورد فیض ہیں، سالک اس مرتبہ میں تجلیات اسماء و صفات الٰہی سے گزر کر تجلیات ذات اقدس (جو مقصود حقیقی ہے) کی سیر کے قابل ہو جاتا ہے، اس مقام میں ذکر تہلیل (کلمۂ

طیب) نوافل، طویل قیام اور قراءت کے ساتھ ترقی بخش ہوتے ہیں، یہ وہ مقام ہے جہاں شرعی رخصت کو اختیار کرنا بھی مستحسن نہیں ہے، بلکہ اس مقام پر عزیمت اختیار کرنا ترقی بخشتا ہے۔

۱۴۔ مراقبۂ کمالات نبوت

نیت :وہ ذات جو منشا ہے کمالات نبوت کا، معرا ہے جمیع اعتبارات سابقہ سے اور مبرا ہے تمام تعینات سے، اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے عنصر خاک پر مع عناصر ثلاثہ، وہاں سے فیض آتا ہے میرے عنصر خاک پر مع عناصر ثلاثہ۔

سالک جب ولایت علیا کے فیضان وانوار سے مشرف ہو کر مرتبۂ کمال پر پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے کمالات نبوت کے مقام کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے جو نہایت ارفع و اعلیٰ مقام ہے۔

اس مقام میں بوجہ اتباع نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔

اتصالے بے تکیُّف بے قیاس
ہست ربُّ النّاس را با جانِ ناس
ہے خدا کا اپنے بندوں سے اک ایسا اتصال
جس کی کیفیت کا پانا اور سمجھنا ہے محال

قرآن مجید کی باترتیل تلاوت اور باآداب وبطول قیام وقراءت نماز کی ادائیگی اور جواز کا راحادیث شریفہ سے ثابت ہیں یہ سب اس مقام میں ترقی بخش ہیں۔

۱۵۔ مراقبہ کمالات رسالت:

نیت :اس ذات سے فیض آتا ہے جو منشاء کمالات رسالت ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر (یعنی مجموعۂ عالم امر) وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

۱۶۔ مراقبۂ کمالات اولوالعزم

نیت :اس ذات سے فیض آتا ہے جو منشاء کمالات اولوالعزم ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر، وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

۱۷۔ مراقبۂ حقیقت کعبہ

نیت :اس ذات سے فیض آتا ہے جو حقیقتِ کعبہ ہے اور تمام ممکنات کے لئے مسجود لہ ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر اور وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

۱۸۔ مراقبۂ حقیقت قرآن

نیت :مبدء وسعت بے چوں حضرت ذات سے جو منشاء حقیقت قرآن ہے بواسطہ پیر و مرشد میری ہیأت وحدانی پر فیض آتا ہے۔

۱۹۔ مراقبۂ حقیقت صلوٰۃ

نیت :وہ ذات ہے جو حقیقتِ صلوٰۃ ہے، کمال وسعت بے چوں حضرت ذات اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے، میری ہیئت وحدانی پر۔

۲۰۔ مراقبۂ معبودیت

نیت :اس ذات اقدس سے فیض آتا ہے جو معبود محض ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر اور وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبۂ حقائق انبیاء علیہم السلام

۲۱۔ مراقبۂ حقیقت ابراھیمی (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام):

نیت: اس ذات سے فیض آتا ہے جو منشائے حقیقتِ ابراہیمی ہے۔ مرشد کی ہیئت وحدانی پر اور وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔ اس مراقبہ میں درودِ ابراہیمی کا کثرت سے پڑھنا بہت مفید ہے۔

۲۲۔ مراقبۂ حقیقت موسوی (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام):

نیت: وہ ذات جو منشا ہے حقیقت موسوی کا اور محبِ ذات خود، اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر، وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

اس مراقبہ میں یہ درود شریف بہت مفید ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ خُصُوْصًا عَلٰی کَلِیْمِکَ سَیِّدِنَا مُوْسٰی وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۝

۲۳۔ مراقبۂ حقیقت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم:

نیت: وہ ذات جو منشا ہے حقیقت محمدی کا اور محب ومحبوب خود، اس ذات اقدس سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر اور وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

۲۴۔ مراقبۂ حقیقت احمدی

نیت: وہ ذات جو منشا ہے حقیقتِ احمدی کا اور محبوب خود، اس ذات اقدس سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

۲۵۔ مراقبۂ حُبِّ صِرف:

نیت: فیض آتا ہے اس ذات بحت (محض) سے جو منشا ہے حبِ صرف کا مرشد کی ہیئت وحدانی پر اور وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

۲۶۔ مراقبۂ لاتعیّن

نیت: وہ ذات جو لاتعیّن ہے اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر اور وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

نوٹ:۔ ان مراقبات کے بارے میں تفصیلات کے لئے دیکھئے "سلوک مجددیہ" از محدث دکن مولانا سید عبداللہ شاہ نقشبندی اور "معارف عنائیہ" از مولانا محمد اللہ خان نقشبندی، نیز "کتاب التصوف" از عالمی مبلغ اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی (رحمہم اللہ تعالیٰ) یہ بھی یاد رہے کہ آج کل اکلِ حلال، صدق مقال، ذوق وشوق اور محبت ومحنت کی کمی کی وجہ سے ضروری نہیں کہ ہر سالک مقامات مذکورہ پر فائز ہو ہی جائے، تاہم کوشش جاری رکھنی چاہیے، ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

اِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا مِنْهُمْ فَتَشَبَّهُوْا
اِنَّ التَّشَبُّهَ بِالْکِرَامِ فَلَاحٌ

اگر تم اولیاء میں سے نہیں ہو تو پھر بھی ان کے ساتھ مشابہت اختیار کرو، بے شک نیک اور پاک لوگوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا بھی کامیابی ہے۔

اُحِبُّ الصّٰلِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰہَ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

میں اگرچہ اولیاء میں سے نہیں ہوں تاہم ان سے محبت رکھتا ہوں اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی نیک بنادے۔

فائدہ:

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے معمول بہ اذکار و مراقبات سلوک کے اصل مقاصد یہ ہیں:

- ○ سالک کے قلب کا تزکیہ ہو کر اس میں ''نسبت'' (محبت الٰہی) استوار ہو جائے جس کے باعث شکستگی و نیازمندی اور اخلاص اسکے پیش نظر رہے۔
- ○ اس کا ظاہر نبی اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ کی پیروی سے آراستہ اور باطن ماسوی اللہ سے منقطع ہو کر اسے ''دوام حضور'' کا مرتبہ حاصل ہو جائے۔
- ○ وہ اخلاق حمیدہ سے متصف ہو کر فرشتوں کی صفات سے ترقی کر کے تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کا نمونہ بن جائے، تاکہ اسے معنوی مناسبت کے اعتبار سے قرب خداوندی نصیب ہو جائے۔
- ○ سالک واقعات و حوادث زمانہ کو تقدیر اور مشیت ایزدی جان کر توکل و تسلیم و رضا کا خوگر بن جائے، یہ سالکوں کا مقصود اعظم ہے۔

ختم خواجگان

(1) سورۃ فاتحہ 7 بار (2) درود شریف 101 بار (3) سورۃ الم نشرح مع بسم اللہ الرحمن الرحیم 79 بار (4) سورۃ اخلاص مع بسم اللہ شریف 1001 بار (5) سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ شریف 7 بار (6) درود شریف 101 بار

(7) یا قاضی الحاجات 101 بار (8) یا کافی المهمات 101 بار
(9) یا دافع البلیات 101 بار (10) یا رافع الدرجات 101 بار
(11) یا شافی الامراض 101 بار (12) یا حل المشکلات 101 بار
(13) یا غیاث المستغیثین 101 بار (14) یا مجیب الدعوات 101 بار
(15) یا ارحم الراحمین 101 بار۔ (16) درود شریف 101 بار
(17) لا حول ولا قوۃ الا باللہ 500 بار (18) درود شریف 101 بار۔

(نوٹ:۔ حسب گنجائش اس تعداد میں کمی بیشی بھی کی جاسکتی ہے۔)

اس کے بعد حسب معمول ایصال ثواب کر کے اپنے مقصد کے لئے دعا کریں، اللہ تعالیٰ نیک مقاصد اور جائز مرادوں میں کامیابی عطا فرمائے۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری

حضور سیدِ عالم ﷺ کی زیارت

اکثر احباب اہل سنت و عزیزان طریقت دریافت کرتے ہیں کہ کوئی ایسا وظیفہ بتایا جائے کہ جس پر عمل کرنے سے سرکار دوعالم نور مجسم علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کا شرف حاصل ہو۔ ذیل میں تین امور درج کیے جاتے ہیں جن میں سے کسی ایک پر عمل کرے تو سرکار دوعالم ﷺ کرم فرمائیں تو اپنے نیاز مند کو دولت دیدار سے نوازیں اور مشرف فرمائیں۔

1 نماز عشاء کے بعد باوضو سوئے اور سونے سے پہلے پانچ مرتبہ پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پھر پانچ مرتبہ پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پھر ایک مرتبہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَرِنِیْ وَجْہَ

مُحَمَّدٍ (ﷺ) حالاً ومالاً۔

❷ تین تسبیح باوضو اس درود پاک کی روزانہ پڑھے رات کو یا دن کو جب چاہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ۔

❸ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ۔ بعد نماز عشاء باوضو ایک تسبیح پڑھ لے۔

اوراد وظائف اور بھی بہت مگر قلت وقت کی وجہ سے چند ورد تحریر کر دیئے ہیں فقیر کیلئے دعائے خیر کریں۔

(فقیر ابوالفضل محمد سردار احمد غفرلہٗ)

محدث اعظم پاکستان (رحمہ اللہ تعالیٰ)

فیصل آباد

آداب مرشد

○ جاننا چاہیے کہ طالب اور مرید پر لازم ہے کہ اپنے قلب (دل) کو ہر طرف سے ہٹا کر پیر کی طرف متوجہ کرے اور اس کے حضور نہ تو اِدھر اُدھر کی گفتگو کرے اور نہ ہی کسی کتاب کے پڑھنے میں مشغول ہو، تاوقتیکہ اس کا شیخ اسے حکم نہ دے۔

○ حتی الامکان خیال رکھے کہ پیر کے لباس یا اس کے سایہ پر اس کا سایہ نہ پڑے، اس کی خاص جائے نماز پر قدم نہ رکھے اور نہ اس کے وضو کی جگہ میں خود طہارت کرے اور نہ ہی اس کے خاص برتن کو اپنے استعمال میں لائے، اس کے روبرو نہ کھائے، نہ پیئے اور نہ کسی سے بات کرے، بلکہ کسی کی جانب متوجہ بھی نہ ہو اور جس جگہ وہ ہو اس طرف پاؤں دراز نہ کرے اور نہ ہی اس جانب تھوکے، اس کے کسی معاملہ میں جو بظاہر سمجھ میں نہ آئے خواہ مخواہ نکتہ چینی نہ کرے۔

الحاصل یہ راستہ سارے کا سارا ادب ہی ادب ہے، بے ادب کو قرب خدا حاصل نہیں ہوتا۔

از خدا خواہیم توفیقِ ادب　　بے ادب محروم ماند از فضل رب

ہم اللہ تعالیٰ سے ادب کی توفیق چاہتے ہیں۔ بے ادب اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم رہ جاتا ہے۔

اور اگر مرید بعض آداب کی رعایت کرنے سے قاصر رہا اور کوشش کے باوجود پورے آداب بجا نہ لاسکا ہو تو قابل معافی ہے، لیکن اس کو اپنی تقصیر کا اعتراف کرنا لازم ہے اور اگر معاذ اللہ! ایسا بے باک ہو کہ نہ آداب کی رعایت کرے اور نہ اپنی کوتاہی کو کوتاہی سمجھے تو وہ ان بزرگوں کی برکات سے بے نصیب ہے۔

اسماء احباب کرام که ایشان را اجازت وخلافت دادم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادر دینی ویقینی ....

ابن ....

مقیم ....

را بسلسلۂ عالیہ .... اجازت وخلافت

( ) دادم

امر اہم تو لازم این است کہ بر مسلک اہل سنت وجماعت مستقیم باشند وبعد از ادائے فرائض اتباع تعلیمات وسنن حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را لازم دانند ومحض لوجہ اللہ تعالیٰ احباب را داخل سلسلہ کنند وایشان را تعلیم شریعت و طریقت کنند وخود را ادنیٰ ترین خلق پندارند۔

الٰہی ما ہمگنان را توفیق اتباع مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدہ و ہمہ اوقات محبت ویاد خویش مصروف گرداں

تاریخ .... دستخط

شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

الٰہی بحرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

الٰہی بحرمتِ خلیفۂ رسول اللہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ صاحب رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم

الٰہی بحرمتِ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجۂ جہاں عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ سید میر کلاں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ خواجۂ خواجگان پیر پیران حضرت سید بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مولٰنا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مولٰنا محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مولٰنا خواجہ املنگی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت العروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ محبوب خلاق امام الطریقت حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت قطب الاقطاب مجدد دوراں سیدنا ومولانا شاہ فضل رحمٰن

الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ امام اہل سنت حضرت مولانا الحاج علامہ ابو محمد سید محمد دیدار علی شاہ صاحب محدث الوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت مفتی اعظم پاکستان علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا سید محمود احمد رضوی دامت برکاتہم العالیہ

الٰہی بحرمت ایشاں فقیر محمد عبد الحکیم شرف قادری را از مقبولان خویش گرداں

مکتبہ رضوان ،گنج بخش روڈ ،لاہور

مکتبہ قادریہ لاہور

















